بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۱۰ وفا ۱۳۴۴ ہش ۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ ۔ ۱۰ جولائی ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۵۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

-محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب-

ربوہ ۹ جولائی ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو نقرس کی تکلیف میں کمی رہی ۔ مگر شام کے وقت شدید بے چینی ہو گئی ۔ رات دوائی سے نیند آ گئی ۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ::

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محض ایمان لانے پر مطمئن نہ ہو ایمان کے بعد اعمالِ صالح بھی ضروری ہیں

گھر بھر میں اگر ایک بھی عمل صالح والا ہو تو سارا گھر بچا لیا جاتا ہے۔

"آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئیے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے ۔ صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں ۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو متقی بنو ۔ ہر ایک بدی سے بچو ۔ یہ وقت دعاؤں سے گزارو ۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو ۔ جب ابتلاء کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے ۔ ایسے وقت میں دعا ۔ تضرع صدقہ ۔ خیرات کرو زبانوں کو نرم رکھو ۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ ۔ نمازوں میں دعائیں کرو ۔ مثل مشہور ہے کہ منتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا ۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا ۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا ۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے ۔ خدا تعالیٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا ۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے ۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں ۔ وہ کیا ہیں ؟ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں ۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم ۔ عجب ۔ ریا تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ۔ ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے ۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا ۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے ۔ اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا ۔

اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے ۔ اب آئندہ خدا تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا اب زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے ۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے انسان کے اپنے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے ۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷۴-۲۷۵)

اخبار احمدیہ

-۰ ربوہ ۹ جولائی ۔ کل بعد نماز عصر نظارت اصلاح و ارشاد نے مکرم منشی کلیم الرحمٰن صاحب ہیڈ کلرک نظارت ہذا کے ریٹائر ہونے پر ان کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا ۔ جس میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد نے ان کی ۴۶ سالہ خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مختصر تقریر فرمائی ۔ مکرم منشی صاحب نے شکریہ ادا کیا ۔ دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی ۔

-۰ جیسا کہ پہلے اطلاع شائع ہو چکی ہے ۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ان دنوں کوئٹہ میں مقیم ہیں ۔ ان کا کوئٹہ کا ایڈریس حسب ذیل ہے ۔ احباب اس پتہ پر ان سے خط و کتابت فرمائیں ۔ اور جو ڈاک دفتر سے متعلق ہو وہ صرف ناظر اصلاح و ارشاد کے پتہ پر ربوہ بھجوائیں ۔ تا تعمیل میں تاخیر نہ ہو ۔

پتہ :۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس
معرفت مسجد احمدیہ ۔ شارع فاطمہ جناح کوئٹہ

-۰ لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک آف گوجرانوالہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں ۔ اپنے بڑے صاحبزادہ عبد الغفور صاحب کڑک کے ہاں لاہور چھاؤنی میں شدید بیمار ہیں اور بے حد کمزور ہو گئے ہیں ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

-۰ ربوہ ۹ جولائی ۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ کی طبیعت گزشتہ دو تین روز سے بہت ناساز ہے ۔ پیٹ اور کمر میں درد کی شکایت ہے ۔ نیز گھبراہٹ اور بے چینی بھی ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ::

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰۔ جولائی ۶۵ء

[redacted]

شاہِ فیصل کی تقریر

شاہ فیصل نے اپنی مشہور تقریر میں جو آپ نے گزشتہ حج کے موقعہ پر مؤتمر عالمِ اسلامی کا افتتاح کرتے ہوئے فرمائی اس کے چند اقتباسات کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

۱۔ "برادرانِ کرام! آج مسلمان جس امتحان سے دوچار ہیں تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ماضی میں مسلمانوں کا سابقہ کھلے کھلے دشمنوں سے تھا۔ جو باہر سے حملہ آور ہوتے تھے اور مسلمان ان کے مقابلے میں برسرِ پیکار ہوتے تھے۔ مگر آج ہم کچھ ایسے مصائب میں گرفتار ہیں جو ہمارے اپنے ہی ہاتھوں کی پیداوار ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ حضرات کو اسلام اور مسلمانوں کی موجودہ صورتِ حال کا پورا اندازہ ہوگا اس لئے میں اس ذکر کو طول نہیں دینا چاہتا۔ جو کچھ میں جانتا ہوں، آپ بھی جانتے ہیں بلکہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔"

۲۔ "برادرانِ کرام! آج ہم اس امت میں تفرقے، خانہ جنگیاں اور اختلافات دیکھ رہے ہیں یہ اختلافات اور آپس کے جھگڑے ایک خطرۂ عظیم کا پیش خیمہ ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ جب ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت موجود ہے تو پھر یہ تفرقے اور اختلافات کیوں؟ کتاب اللہ اور سنتِ رسول کی موجودگی میں تو ہم سب کو اپنے تمام معاملات میں کتاب وسنت ہی کا فیصلہ حاصل کرنا چاہیئے۔ دینِ اسلام جیسا کہ آپ جانتے ہیں ترقی، قوت، عدالت اور مساوات کا علمبردار ہے کسی نظام اور کسی انسانی قانون کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ویسا نظم وضبط پیدا کر سکے جیسا نظم وضبط اسلام پیدا کرتا ہے۔ نہ کوئی نظام اور انسانی قانون ازل سے لے کر ابد تک کے انسانی تقاضوں کو اس حد تک پورا کر سکتا ہے جس حد تک اسلام پورا کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم مسلمان ہوتے ہوئے۔ اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے رسولؐ کی پیروی کرتے ہوئے۔ انسان کے بنائے ہوئے قوانین اور دساتیر میں پناہ ڈھونڈتے ہیں؟ وہ قوانین اور دساتیر جو ہمارے اصولِ دین سے ٹکراتے ہیں؟

حضرات! بلاشبہ اسلام مسلمانوں کی تنظیم کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتا، مگر یہ تنظیم کتاب وسنت سے مستنبط ہونی چاہیئے۔ اس لئے ہمیں اپنے معاملات کی تنظیم اس انداز سے کرنی چاہیئے جس سے ان کی اصلاح ہو سکے اور ایسا کرتے ہوئے ہمیں کتاب وسنت کی پیروی کرنی چاہیئے البتہ بسا اوقات یہ مشکل پیش آتی ہے کہ ہم کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کو سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں۔ ہماری نظر کتاب وسنت کی تعلیمات کی گہرائیوں تک نہیں پہنچتی۔ ایسے وقت میں ہمیں تلاش وجستجو سے کام لینا چاہیئے اور مجھے یقین ہے کہ مسلمانوں کے فاضل علماء مسلمانوں کی تفہیم کا فریضہ ادا کریں گے۔ اور شریعت کے غوامض اس طرح کھول کر بیان کر دیں گے کہ مسلمانوں کا ہر فرد ان تک رسائی پا سکے۔"

۳۔ "حضرات! آج اسلام اور مسلمانوں کو جن نت نئی تحریکات، تباہ کن نظریات اور دینِ محمدی علی صاحبہا افضل التحیات سے متصادم مذاہب کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے، میں ان کے ذکر کو طول نہیں دینا چاہتا۔ البتہ اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس مصیبت کو جس چیز نے دوچند کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم مسلمانوں کی اپنی ہی صفوں میں وہ لوگ موجود ہیں جو ان تباہ کن اور اسلام سے متصادم نظریات کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں، ان کی تبلیغ کر رہے ہیں اور مسلم افواج کے سروں پہ انہیں مسلط کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

حضرات! مجھے علم ہے کہ ہمیں اپنی اس دعوتِ اسلامی کے سلسلے میں ایسے لوگوں سے بھی سابقہ پڑے گا جو آکر ہم سے الجھیں گے، ہم پر تنقیدیں کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ کبھی ہمارے خلاف مخالفت کا طوفان بھی اٹھائیں۔ لیکن بحول اللہ وقوتہٖ ہم ہرگز ان مزاحمتوں کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کریں گے۔ ہم اللہ کے دین کی خدمت کے لئے اپنی جانیں وقف کر چکے ہیں اور بقدرِ امکان واستطاعت اس کی رضا کی خاطر جد وجہد کرنے کا عزم کر چکے ہیں۔ اب جو الجھنا چاہے وہ الجھے اور جو حملہ آور ہونا چاہے وہ حملہ آور ہو۔ ہم نہ جھکیں گے، نہ گالی کا جواب گالی سے دیں گے بلکہ اللہ سے ان کے لئے ہدایت کی دعا کریں گے۔ اور اس قولِ ماثور پر اکتفا کریں گے۔ "اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون"۔

حضرات! مملکتِ عربیہ سعودیہ بحیثیتِ قوم وحکومت کرۂ ارض پر بسنے والے اپنے تمام مسلمان بھائیوں کی تائید وحمایت کرتی ہے اور ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے بھی یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے معین ومددگار ہوں گے اور ہر اس کام میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے جس میں ان کے لئے دین اور دنیا کی بھلائی ہو۔"

۴۔ "مسلمان اس وقت دو گروہوں میں منقسم ہیں: ایک گروہ ان مسلمانوں کا ہے جو اپنے اپنے ملکوں میں خود مختار ہیں۔ ان پر فرض ہے کہ وہ اپنے معاملات کتاب وسنت کے مطابق چلائیں اور مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنے کی جو ذمہ داری ان پر عاید ہوتی ہے اسے ادا کریں، خواہ وہ مسائل ان کے اپنے ملک کے ہوں یا دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے تعلق رکھتے ہوں۔ اب رہا دوسرا گروہ تو وہ ان اقلیات پر مشتمل ہے جو ایسے ممالک میں آباد ہیں جن کی اکثریت غیر مسلم ہے۔ انہیں شرعی احکام کی پیروی کرنی چاہیئے اور اپنے دین کی جو خدمت بھی ان پر واجب ہے اسے بجا لانا چاہیئے ہم اپنے ان بھائیوں سے یہ نہیں کہتے کہ وہ اپنی اپنی حکومتوں کے خلاف بغاوت کر دیں یا کسی قسم کی بدنظمی پیدا کریں لیکن جہاں تک ان کی اپنی ذوات ودینیات وعقائد کا تعلق ہے انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنا چاہیئے اور جو ان کے ساتھ صلح وآشتی کا برتاؤ کرے انہیں بھی اس کے ساتھ صلح وآشتی کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔ انہیں دہشت انگیز اور تخریب پسند عنصر نہیں بننا چاہیئے۔"

۵۔ "بین الاقوامی سیاست میں ہم اقوامِ متحدہ کے رکن ہیں اور اس کے میثاق کا احترام کرتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کی جنرل کونسل میں جو مسائل بھی زیر بحث آتے ہیں ہم ان میں حق اور انصاف کا ساتھ دیتے ہیں بڑی طاقتوں کے اختلافات اور نزاعات میں ہمارا موقف غیر جانبداری کا موقف ہوتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم جس چیز کو حق سمجھتے ہیں اس کی حمایت کرتے ہیں جن مسائل کا تعلق بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود اور عالمی امن سے ہوتا ہے ہم ان میں خاص طور پر دلچسپی لیتے ہیں۔"

۶۔ "برادرانِ کرام! آپ کو اللہ کی راہ میں علمِ جہاد بلند کرنے کی دعوت دی جاتی ہے لیکن یہ بات خیال میں رکھیئے کہ فقط بندوق اٹھانے یا تلوار کھینچنے کا نام جہاد نہیں ہے بلکہ فی الحقیقت جہاد فی سبیل اللہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کو تھام لینے اور اس پر جم جانے کا نام ہے خواہ اس کی کتنی ہی قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے اور خواہ اس راہ میں کیسی ہی مشکلات اور مصائب سے کیوں نہ دوچار ہونا پڑے۔

حضرات! مسلمانوں کا ہر ہر فرد اپنے اپنے دائرے میں اللہ کی رضا کی خاطر کام کرنے کا مکلف ہے۔ اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تا بحد امکان کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف دعوت دے اور اس کی راہ میں جد وجہد کرے۔ چنانچہ ہم آپ سے یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ اپنی اس مؤتمر میں مسلمانوں کے تمام امور پر خواہ وہ دینی ہوں یا دنیاوی توجہ دیں گے اور ان گوشوں پر بھی اپنی توجہ مبذول کریں گے جہاں معترضین اسلام اور اسلامی شریعت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں۔"

۷۔ "یہ تو تھا ان مسائل کا تذکرہ جن کا تعلق ہمارے دین اور عقیدے سے ہے۔ اب کچھ مسائل ایسے بھی ہیں جو اجتماعی، اقتصادی اور تنظیمی اہمیت کے مالک ہیں۔ آپ کو یہ بھی کرنا ان مسائل کا مطالعہ کرنا ہے اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ (صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ) کے مطابق ان کا حل پیش کرنا ہے۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ ہم دنیا پر یہ ثابت کر سکیں کہ ہمارا دین ہی دینِ حق ہے، باطل کسی جانب سے بھی اس پر غالب نہیں آ سکتا اور اس لئے بھی کہ ہم اس دعوے کی تردید کر سکیں کہ اسلام اجتماعی، اقتصادی اور تعلیمی تنظیم کی صلاحیت نہیں رکھتا!"

ان سات اقتباسات کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

۱۔ آج مسلمان بے مثال سخت امتحانی دور میں سے گزر رہے ہیں۔

۲۔ آج مسلمانوں میں تفرقے، خانہ جنگیاں اور اختلافات بڑھ گئے ہیں۔

۳۔ آج مسلمانوں کو نئی تحریکات اور تباہ کن نظریات سے سخت مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔

(باقی صہ پر)

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسریٰ شہنشاہ ایران کو تبلیغ اسلام

صداقت اسلام کا ایک عظیم الشان نشان

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت مبارکہ میں چھٹی ہجری امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ غزوہ حدیبیہ جنگ احزاب کے بعد ۶ھ میں ہوئی تھی۔ قرآن کریم نے غزوۂ حدیبیہ کو فتح مبین اس لئے کہا ہے کہ غزوہ حدیبیہ کے بعد قلیل عرصہ میں اسلام کو غیر معمولی فتوحات نصیب ہوئیں۔ داخلی حالات بہت حد تک درست ہو گئے۔ مسلمانوں کو امن و امان نصیب ہوا۔ تبلیغ اسلام کے ذرائع میسر آ گئے۔ اس کے علاوہ حضرت خالد بن ولید اور عمرو بن العاص جیسے مشہور فاتحین جو دشمنوں کے ہیرو تھے آغوش اسلام میں آ گئے۔

غزوۂ حدیبیہ سے واپس آتے ہی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے خدائی وحی

(۱) قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ (سورہ اعراف)

(۲) وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا (سبا)

(۳) ھوا لذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (فتح)

کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اکٹھا کر کے یہ امر ان کے ذہن نشین کیا کہ اسلام محدود علاقہ یا خاص قوم کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ یہ مذہب اپنی نورانی کرنوں کی وجہ سے ساری دنیا کے لئے رحمت کا باعث ہے۔ اس لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ عرب ممالک اور اس کے ارد گرد کے بادشاہوں اور رؤساء کو تبلیغی خطوط ارسال کئے جائیں۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت وحقانیت پر واضح دلیل اور برہان ساطع ہے کہ آپ قمر درخشاں اور ارشاد خداوندی اور فضیلت اسلام کے اظہار کے لئے آپؐ نے مختلف اقوام کے بادشاہوں کو تبلیغ اسلام کی اور آپؐ نے بڑی صراحت کے ساتھ ان خطوط میں تحریر فرمایا کہ دعوت اسلام سے انکار کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ تم پر خدا تعالےٰ کی سخت گرفت ہو گی۔ اور تمہاری قوم بھی عذاب کا شکار ہو گی۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں خطوط لکھ کر ایک ایسا کارنامہ سرانجام دیا۔ جس کی مثال دیگر مذاہب عالم اور ان کے بانیان کی سیرت میں نہیں ملتی۔

(۲)

جغرافیائی لحاظ سے عرب کا محل وقوع مختلف ملکوں اور بادشاہوں سے محیط تھا۔ جن میں سے مقوقس شاہ مصر۔ قیصر روم کسریٰ شاہِ فارس۔ اور نجاشی شاہِ حبشہ بالخصوص قابل ذکر ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان بادشاہوں کو خطوط اپنے خاص معتمدین کے ہاتھ ارسال فرمائے۔ ان خطوط کے ارسال کرنے سے قبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی مہر نہ بنوائی تھی۔ مگر ان خطوط پر مہر لگانے کے لئے چاندی کی انگوٹھی تیار کی گئی۔ جس کے نگینہ کے حروف اس طرح سے تھے

اللہ
رسول
محمد

اس سلسلہ میں کسریٰ ایران کو (جو دنیا کے مشرقی حصہ کے نصف کا بادشاہ تھا اور اسے سلطان الملوک کے لقب سے موسوم کیا جاتا تھا) بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مندرجہ ذیل خط روانہ فرمایا۔ یہ خط مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن حذافہؓ لے کر کسریٰ کے دربار میں پہنچے تھے۔ عرب کا علاقہ کسریٰ کے زیر اقتدار تھا:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس۔ سلام علی من اتبع الھدیٰ وآمن باللہ ورسولہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وادعوک بدعایۃ اللہ فانی انا رسول اللہ الی الناس کافۃ لانذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین۔ فاسلم تسلم فان ابیت فان اثم المجوس علیک۔

ترجمہ:- اللہ تعالےٰ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے فارس کے بادشاہ کسریٰ کی طرف ہے اس شخص پر سلامتی ہو۔ جو ہدایت کی اتباع کرے۔ اور اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ اور اس امر کا اعتراف کرے کہ خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور محمدؐ اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ میں آپ کو خدا کے پیغام کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ میں خدا کا رسول ہوں مجھے تمام دنیا کی طرف بھیجا گیا ہے۔ تاکہ جو زندہ ہے اسے عذاب الٰہی سے ڈرایا جائے۔ اور کفار پر اتمام حجت ہو اس لئے آپ اسلام قبول کر لیں۔ اس کے نتیجہ میں آپ محفوظ ہو جائیں گے۔ اگر آپ اس دعوت اسلام سے انکار کریں گے تو مجوس (آتش پرست) کا گناہ آپ پر ہو گا۔

کسریٰ نے جب یہ خط اپنے شاہی ترجمان کے ذریعہ سنا تو کبر، غرور اور شاہی انانیت کی وجہ سے وہ آگ بگولا ہو گیا۔ ایک آتش پرست صاحب نفوذ بادشاہ اس امر کو برداشت نہ کر سکا۔ کہ اس کے نام سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے الفاظ تحریر کئے جائیں اور اس کے نام سے پہلے بھی کسی کا نام ہو۔ اس غیظ و غضب میں کسریٰ خسرو نے نامہ مبارک سنتے ہی اس کو چاک کر ڈالا۔ اور کہا کہ میری رعایا کا ادنےٰ شخص (معاذ اللہ) مجھے یوں خط تحریر کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنے وائسرائے باذان کو یمن میں یہ حکم ارسال کیا۔ کہ اس حجازی شخص کو جس نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے گرفتار کر کے میرے پاس پیش کیا جائے۔ چنانچہ شاہی احکام کے پیش نظر یمن کے وائسرائے باذان نے ایک فوجی افسر خرخسرہ نامی اور ایک سول آفیسر بابویہ کو روانہ کیا۔ اور ان کو ہدایت کی کہ عرب کے نبی کو گرفتار کیا جائے۔ جب یہ افسران مدینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے انتہائی اطمینان سے شاہی احکام کو سننے کے بعد فرمایا کہ آج آپ یہاں قیام کریں اور آرام کریں:

دوسرے روز صبح کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ سے وحی پا کر ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

ابلغا صاحبکما ان ربی قتل ربہ فی ھذہ اللیلۃ

یعنی باذان وائسرائے یمن کو یہ پیغام پہنچا دو۔ کہ میرے خدا نے آج رات کسریٰ شاہِ فارس کو قتل کر دیا ہے۔ چنانچہ ان افسران نے یہ پیغام باذان کو پہنچا دیا۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جس رات یمن کے افسران گرفتار کرنے کے لئے مقیم ہوتے ہیں۔ اسی رات غیرت خداوندی جوش میں آتی ہے۔ کسریٰ شاہ ایران کے بیٹے شیرویہ نے اپنے باپ کو قتل کروا دیا۔ اور ایک شاہی فرمان جاری کیا۔ جو ملک کے طول وعرض میں آناً فاناً پہنچا دیا گیا۔ اس میں یہ تحریر تھا کہ

”میں نے ملکی مفادات کے پیش نظر اپنے باپ خسرو پرویز کو قتل کر دیا ہے۔ اس کا رویہ سراسر ظالمانہ تھا۔ ملک کے معززین اور شرفاء کو کثرت سے قتل کرتا جا رہا تھا۔ جونہی میرا یہ نامہ پہنچے تو میرے نام پر اپنے علاقہ کے باشندگان سے اطاعت وفاداری کا عہد و پیمان لو۔ میرے باپ نے جو حکم عرب کے ایک معزز شخص کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجا تھا اس کو منسوخ سمجھو۔ اور میرے دوسرے نوٹس کا انتظار کرو۔“

(طبری جلد ۳)

(۳)

تاریخ میں اس واقعہ کے ساتھ یہ ذکر کیا

موجود ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن حذافہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مبارک خط کسریٰ کے ہاتھ میں دیا تو کسریٰ نے یہ خط ریزہ ریزہ کر دیا۔ جب آنحضرتؐ کو یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے انتہائی غیرت اور جوش کے انداز میں فرمایا امّا هو لاء فیمزقون (زرقانی) یعنی اب یہ لوگ ریزہ ریزہ کر دئے جائیں گے۔

یہود نے مختلف اوقات میں کئی ایک سازشیں اسلام بانیٔ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے کی تھیں مختلف قبائل عرب کو مسلمانوں کے خلاف مشتعل کیا اور جس کی بناء پر ہی جنگِ احزاب کا آغاز ہوا۔ آنحضرتؐ کو قتل کرنے کے لئے کئی بار کوشش کی گئی مگر ناکام ہوئے۔ یہود نے کسریٰ کو اسلام اور آنحضرت کے خلاف سخت برانگیختہ کر رکھا تھا اور کسریٰ اس پراپیگنڈا سے بہت ہی متاثر تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے خط کو اس نے نہ صرف ریزہ ریزہ ہی نہ کیا بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے کے احکام بھی جاری کر دئے۔

کسریٰ کے قاتل بیٹے شیرویہ کا فرمان جب باذان کو پہنچا تو اس نے بے اختیار ہو کر کہا کہ عرب کے نبی محمدؐ کی بات سچی نکلی۔ بلاشبہ وہ خدا کے برحق رسول ہیں اور میں ان پر ایمان لاتا ہوں چنانچہ باذان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کا خط تحریر کر دیا اور اس کے ساتھ ہی یمن کے ہزارہا لوگ آغوشِ اسلام میں داخل ہوئے اور اس طرح یدخلون فی دین اللہ افواجا کا روح پرور منظر آنکھوں کے سامنے آگیا۔

عورتوں سے حسن سلوک

"ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاهله تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل وعیال کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زد و کوب کرے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ ۱۲۸)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

۴۔ دنیائے اسلام دو گروہوں میں تقسیم ہے۔ ایک آزاد ممالک اور ایک ایسے ممالک میں بطور اقلیت کے جہاں دوسرے مذاہب والوں کی اکثریت ہے۔

۵۔ سعودی عرب اقوامِ متحدہ کا رکن ہے اور دنیا میں امن کے قیام کا حامی ہے

۶۔ جہاد صرف بندوق اٹھانے اور تلوار کھینچنے کا نام نہیں بلکہ اسلام پر جم جانے کا نام ہے خواہ اس کے لئے کتنی ہی تکالیف کا سامنا کرنا پڑے۔

۷۔ مسلمان اقوام کا اجتماعی کام یہ ہے کہ موجودہ مسائل کو اسلام کی تعلیمات سے حل کریں۔

پہلی تین باتیں ایسی ہیں جو اس وقت مسلمانوں کی موجودہ ناگفتہ بہ حالت اور مصائب کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور مسلمانوں کے لئے جنگ کا حقیقی محاذ قائم کرتی ہیں۔ پہلی بات اور تیسری میں مجملاً یہ بتایا گیا ہے کہ اس وقت مسلمان سخت امتحانی دور میں سے گزر رہے ہیں۔ دوسری بات میں مسلمانوں کی اندرونی کمزوری کا ذکر ہے۔

چوتھی بات میں آزاد مسلمانوں اور ۔۔۔ محکوم مسلمانوں کے فرق کو بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ محکوم ملکوں میں مسلمانوں کو کیا کردار ادا کرنا ہے شاہ فیصل نے اپنے تجربہ کی بناء پر آج وہی بات کہی ہے جو آج سے ۶۰ سال پہلے مسلمانانِ ہند کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کی تھی۔

پانچویں بات بین الاقوامی سیاست سے تعلق رکھتی ہے دنیا میں امن کا قیام اسلام کی منزلِ مقصود ہے۔ چھٹی بات میں جہاد کی وضاحت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے محض بندوق اٹھانے اور تلوار کھینچنے کا نام جہاد فی سبیل اللہ نہیں ہے۔

ساتویں بات یہ ہے کہ سب مسلمانوں کو مل کر موجودہ مسائل کو حل کرنا چاہیئے۔

یہ امر مسلّمہ ہے کہ مسلمانوں کی حالت آجکل ناگفتہ بہ ہے۔ اس کا علاج یہی بتایا جاتا ہے کہ مسلمان اسلام کو اپنائیں مگر افسوس ہے کہ ایک صدی سے یہ احساس چلا آتا ہے مگر مسلمانوں کی حالت بگڑتی ہی چلی گئی ہے۔ اور جو بات آج سے ایک صدی پہلے مسلمان کہتے تھے وہی بات آج شاہ فیصل بھی کہہ رہے ہیں۔ اور ہر زمانے اور ہر موقعہ پر اسلام کی پابندی کو ہی اس کا علاج بتایا جاتا ہے۔

مرض تو واضح ہے اب کسی حاذق الملک کی تشخیص کی ضرورت نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ علاج بھی صحیح ہے مگر سوال یہ ہے کہ جب مرض بھی معلوم اور علاج بھی صحیح تو پھر مریض کو فائدہ کیوں نہیں ہوتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مرض کا معلوم ہو جانا اور اس کا علاج معلوم ہو جانا خود بخود شفا نہیں بخش سکتا بلکہ ضروری ہے کہ نسخہ ایک حاذق طبیب کی نگرانی میں استعمال کیا جائے۔ خود اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں یہی بات فرمائی ہے کہ جب مرض بڑھ جاتا ہے تو ہم اپنا حاذق طبیب بھیجتے ہیں جو صحیح نسخہ آکر استعمال کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

انّا نحن نزّلنا الذکر و انّا لہ لحافظون۔

کہ یقیناً ہمیں نے قرآنِ کریم نازل کیا ہے اور ہمیں اس کے محافظ ہیں۔ یعنی بیشک قرآن کریم ذکرٌ للعالمین ہے۔ لیکن جب تک اس نسخہ کا استعمال ہمارے فرستادہ کی نگرانی میں نہ ہو اس وقت تک اس کا فائدہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حدیث مجددین سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدد ارسال کرتا ہے جو دین کی تجدید کرتے ہیں۔ اسلامی تاریخ اس کی واضح شہادت دیتی ہے۔ بے شک مریض نے اپنے مرض کو سمجھ لیا ہے اور یہ بھی یقینی ہے کہ اس کے علاج کو بھی جانتا ہے مگر وہ خود اس کا علاج نہیں کر سکتا۔ صرف اللہ تعالےٰ کا مامور ہی اس نسخہ کا صحیح استعمال کرا سکتا ہے۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے لئے مامور ہو کر مبعوث ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو باتیں آپؑ نے آج سے ۶۰ سال پہلے مسلمانوں کے سامنے پیش کی تھیں۔ آج ذمہ دار مسلمان تجربہ اور مشاہدہ سے اسی نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ فتح اسلام میں مسلمانوں کے مصائب اور اسلام پر جو حملہ عیسائیت اور مغربی تہذیب نے کیا ہے اس کی نشاندہی آپؑ نے نہایت واضح الفاظ میں کرا دی تھی اور ادعا فرمایا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے مجھ کو مسیح موعود اور مہدیٔ زماں بنا کر مبعوث کیا ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے آپ کی بات سُنی ان سُنی کر دی مگر اب تجربہ اور مشاہدہ سے حقیقت کے قریب آتے جا رہے ہیں +

قیادت تربیت

بہترین وظیفہ

حضرت اقدسؑ نے فرمایا:-

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کُنجی ہے اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ وخیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسائیوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو اور ان پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خدا سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گزارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لے کر آسمان کے اوپر تک کا ہر طبقہ اس کے دشمنوں کا بھرا ہوا ہے۔ اگر اسی کی حفاظت شاملِ حال نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالےٰ ہدایت پر کاربند رکھے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۳)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۷ جولائی ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۳ پر خطبہ جمعہ کا آخری فقرہ سہو کتابت سے غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل فقرہ یوں ہے:-

"اسلام کے لئے فتح مقدر ہے اور اس کے دشمنوں کے لئے شکست مقدر ہے۔"

احباب تصحیح فرمالیں +

اذکروا موتاکم بالخیر

میری اہلیہ مرحومہ

محترم حاجی عبدالکریم صاحب احمدی آف کراچی

(۲)

میری بے کاری کے ایام میں اس نے کراچی سکول میں استانی کی ملازمت اختیار کر لی۔ جب پہلے روز وہ اسکول گئی تو ہیڈ مسٹرس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو برا بھلا کہا۔ میری بیوی نے فوراً سکول چھوڑ دیا اور گھر آ گئی اور کہا کہ ایسی ملازمت پر لعنت ہو جس میں ہمیں پیارے بزرگوں کے لئے گالیاں سننا پڑیں۔ یہ ان کی غیرت دینی کا ایک واقعہ ہے۔ مرکز سلسلہ کی زیارت کا ازحد شوق تھا ۶۲ء میں ہم دونوں کا ارادہ تین ماہ قادیان رہنے کا تھا مگر ان کے کولھے کے دو اپریشن ہوئے۔ ۴ ماہ بیمار رہیں ناسور ہو جانے کا خطرہ تھا۔ مجھے کہا کہ اب آپ بیت الدعا میں جا کر میرے لئے دعا کریں۔ میں جب مسجد مبارک قادیان میں معتکف ہوا تو خدا نے اسکے زخم کو اچھا کر دیا۔ الحمد للہ

مرکز کی سعادت کا شوق

جنوری ۶۵ء میں میرے ہمراہ قادیان گئیں۔ ہم چالیس روز وہاں رہے۔ ۱۱ فروری کو واپس آئے۔ ربوہ میں بھی وہ میرے ساتھ ڈیڑھ سال رہیں اب ان کا ارادہ تھا کہ چھوٹے لڑکے کی شادی کرنے کے بعد مستقل طور پر ربوہ آ جائیں گے۔

دو سال پیشتر جب ہم دونوں قادیان دارالامان کے لئے تیار ہوئے ویزا لے لیا۔ تو مرحومہ نے مجھے کہا کہ میری صحت اچھی نہیں اتنا لمبا سفر کیسے کر سکوں گی۔ میں نے کہا میں دعا کروں گا آپ بھی دعا کریں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی دعا کی تحریک کر رہا ہوں کہ ہم بخیریت قادیان دارالامان پہنچیں۔ اگر وہاں جا کر آپ کی صحت خراب ہوئی اور اگر وفات مقدر ہوئی تو آپ کو بہشتی مقبرہ قادیان دارالامان میں دفن ہونا نصیب ہوگا۔ وصیت کے کاغذات ساتھ لے چلتے ہیں۔ اس پر وہ خوش ہو گئیں۔ قادیان دارالامان پہنچکر ان کی صحت غیر معمولی طور پر اچھی ہو گئی۔ ہم ... ہو کر ہم دونوں واپس ہوئے۔

مرحومہ ملنسار۔ پابند صوم و صلوٰۃ تہجد گزار۔ باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی۔ مہمان نواز۔ غریبوں کی ہمدرد دعا گو خاتون تھیں۔ بچوں کے لئے بہت ہی شفیق ماں تھیں۔ خاوند پر نثار و فدا ہونے والی بیوی تھیں۔ کہا کرتی تھیں۔ جب آپ گھر سے نکلتے ہیں۔ میں اس وقت سے دعا میں لگ جاتی ہوں کہ خدا تعالیٰ خیریت سے آپ کو گھر واپس لائے اور آپ کے آنے پر میں شکرانے کے نفل ادا کرتی ہوں۔ مجھے اٹھارہ سال سے دل کا عارضہ ہے۔ اسلئے ہر وقت ان کو میری صحت و زندگی کا فکر رہتا تھا۔

میری لڑکی بشریٰ نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ جب آپ باہر گئے ہوئے تھے اور آپ کو آنے میں دیر ہو گئی تو امی جان نماز میں روتی رہیں اور دعا کرتی رہیں نماز کے بعد بھی دیر تک رو رو کر دعا کرتی رہیں کہ اے میرے خدا میری زندگی میں حاجی صاحب کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ اے خدا میری موت ان کے سامنے ہو اے خدا مجھے موت کے وقت کی تکلیف سے اپنے فضل سے بچانا۔ خدا نے اپنے فضل سے ان کی عاجزانہ دعا کو قبول فرمایا وہ ۲۰ جون بروز اتوار زیادہ بیمار ہوئیں۔ ۹½ بجے رات سے ۱۲½ بجے تک دو ڈاکٹر آئے۔ انجکشن لگائے اور دوائی دی۔ ۲ بجے رات ان کو سول ہسپتال کراچی لے گئے۔ وہاں ان کو آکسیجن دیا گیا۔ ٹیکے لگائے گئے۔ گلوکوس کی بوتل لگائی گئی۔ میں نے ۴ بجے دریافت کیا کیا کچھ آرام ہے جواب دیا۔ کچھ تھوڑا فرق پڑا ہے۔ مگر یہ سوئی نکال لیں۔ خدا کی مرضی پوری ہونے دیں۔ میں نے کہا ایک گھنٹہ تک یہ بوتل خالی ہو جائے گی۔ شاید خدا آپ کو صحت دیدے۔ پھر منصور کو دیکھا۔ اس سے کہا بیٹا سو جاؤ۔ محمود احمد اپنے بڑے بیٹے سے بھی کہا اور اپنی بہو خورشید بیگم سے بھی یہی کہا ایک گھنٹہ کے بعد پورے پانچ بجے صبح بروز سوموار آرام سے اپنے پیارے مولا کریم کو پیاری ہو گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

پارٹیشن کے وقت میں لکھنؤ سے کراچی آ گیا تھا۔ وہ بچوں کے ہمراہ وہاں رہیں چند ماہ بعد مجھے ان کا تار ملا کہ ہم فلاں روز کلکتہ میل سے روانہ ہوں گے۔ میں نے دوسرے روز اخبار میں پڑھا کہ اس گاڑی پر ہندو اور سکھوں نے حملہ کر دیا ہے اور سواریوں کو قتل کر دیا ہے۔ سیکنڈ کلاس کے تو سب مسافروں کو قتل کر دیا ہے (میری بیوی بچے سیکنڈ کلاس میں اس گاڑی سے تار کے مطابق آنے والے تھے) جب کراچی اسٹیشن پر گیا۔ تو وہ نہ آئیں بہت فکر ہوا۔ دو روز بعد خود ہی ٹیکسی کر کے گھر آ گئیں۔ میں نے دریافت کیا کہ پروگرام کے مطابق کیوں روانہ نہیں ہوئیں۔ کہنے لگی میں نے سفر کے لئے استخارہ کیا تو مجھے بتلایا گیا کہ دو روز بعد سفر اختیار کرنا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اس کو اور بچوں کو بچا لیا۔ لکھنؤ میں ہمارا دو منزلہ مکان کرایہ کا تھا جو لاٹوش روڈ پر لال کوٹھی کے نام سے مشہور تھا۔ ہماری کوٹھی کے سامنے خاکروبوں کے کچھ خاندان رہتے تھے۔ کئی عورتیں میری بیوی کے پاس آ کر اپنی تکلیف بیان کرتی تھیں تو وہ ان کو آٹا۔ چاول اور دوسری ضروریات کی چیزیں دے کر ان کی دعائیں لیا کرتی۔ جب ان میں سے کسی کو اپنے خاوند سے شکایت ہوتی تو وہ میری بیوی سے مدد چاہتی تھیں۔ میری بیوی اپنے ملازم کو بھیجکر ان کے خاوندوں کو بلا کر ان کو ڈانٹا کرتی تھیں۔ اس پر وہ معافی مانگتے تھے اور اپنی بیویوں کو تنگ نہیں کرتے تھے میری بیوی نے بیان کیا کہ جب وہ بچوں کو لے کر لکھنؤ اسٹیشن پر کراچی آنے کے لئے پہنچیں تو خاکروب عورتیں کام کرنے گئی ہوئی تھیں۔ جب ان کو پتہ لگا تو وہ سب روتی ہوئی اسٹیشن پر آئیں اور کہا بی بی آپ جا رہی ہو ہم کو تکلیف ہوگی تو ہم کس کے پاس جائیں گے۔ میری بیوی نے ان کو کچھ نقدی دی اور کہا کہ میں تمہارے لئے دعا کروں گی۔ خدا تعالیٰ تم کو خاوندوں کے ظلم سے بچائے اور جب کوئی تکلیف کا وقت تم کو پیش آئے تو تم لوگ اپنے پرمیشر کے سامنے جھک کر سجدہ کیا کرو اور دعا مانگا کرو۔ وہ خدا تم کو ضرور مدد دے گا۔

لکھنؤ ہم ۲ سال رہے ایک روز ایک احمدی دوست میری کوٹھی پر مجھے ملنے آئے۔ میں نے ان کو بیٹھک میں بٹھایا اور بیوی سے کہا کہ ان کے لئے چائے بنوا لیں کہنے لگیں ابھی ملازم آتا ہے تو میں چائے بنوا کر بھیجدوں گی اس دوست نے مجھے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو یہاں کا پریذیڈنٹ بنا دیں۔ کیا آپ راضی ہیں۔ میری بیوی ساتھ والے کمرے سے چلا کر بولیں حاجی صاحب! اس کو گھر سے باہر نکال دو۔ یہ جماعت میں فتنہ کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ میں ان کو چائے ہرگز نہیں پلاؤں گی اس زور سے انہوں نے جوش میں آ کر یہ کلمات کہے کہ وہ صاحب خود بخود ہی گھر سے چلے گئے۔ بعد میں مرحومہ کا خیال صحیح نکلا۔ چند سال سے ان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت سے خارج کیا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو توبہ کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

افسوس کہ میں اور میری اولاد ایسی دعا گو خاتون کی دعاؤں سے محروم ہو گئے۔ مرحومہ نے دو فرزند ۴ لڑکیاں ایک پوتا۔ تیرہ نواسے پندرہ نواسیاں دو پڑنواسے اور تین پڑنواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دارالامان اور احباب کرام اور احمدی خواتین سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ میرے لئے اور میری اولاد کے لئے بھی دعا فرماویں خدا تعالیٰ اس کی نیکیوں کا وارث بنائے اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔ آمین

ہماری زندگی کی روح

خدمت خلق کی افادیت اور اہمیت سے کون واقف نہیں؟ جذبہ خدمت خلق ہماری زندگی کی روح ہے دنیا کے سینکڑوں ہزاروں ادارے اس میدان میں قابل قدر کام کر رہے ہیں مگر ہمارا یہ دعوےٰ ہے کہ ہم موجودہ زمانے کے مامور من اللہ کو ماننے والے ہیں اور رحیم و رحمان خدا کے ساتھ ہمارا تازہ بتازہ تعلق پیدا ہوا ہے ایسی صورت میں ہمارے جذبہ خدمت خلق اور ایک عام دنیا کے جذبۂ خدمت خلق میں ایک نمایاں فرق چاہیئے اور وہ یوں کہ ہم میں سے ہر ایک بنی نوع انسان کی ہمدردی اور خیر خواہی کی اس قدر تڑپ اپنے اندر پیدا کرلے کہ ایک بار پھر چودہ سو سال پہلے والی "لعلک باخع نفسک" سے ملتی جلتی آسمانی آواز ہمارے کانوں میں گونجنی شروع ہو جائے۔ (قائد ایثار)

ایک نادر موقعہ :- ایک عمدہ چکی جس کے ساتھ روئی پیجنے والی مشین اور چاول چھڑنے کی مشین بھی شامل ہے اور یہ سب چالو حالت میں ہیں اور احمد نگر نزد ربوہ میں واقعہ ہے۔ ٹھیکہ پر دینی مطلوب ہے خواہشمند احباب خاکسار سے مل کر تفصیلات طے کر لیں۔

مرزا عبدالغفور احمد نگر ضلع جھنگ

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر

مورخہ ۲۷ جون بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ گھٹیالیاں کے زیر اہتمام۔ مقامی خدام کا دو روزہ ۵ تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ جس میں لاہور کے چند سرکردہ خدام بھی جناب قائد صاحب ضلع سیالکوٹ کی سرکردگی میں شامل ہوئے۔ اتوار کی صبح کو ۹ بجے کے قریب جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی تشریف لائے۔ اور آپ نے خدام کے علاوہ مقامی اصحاب کی کثیر تعداد کو کالج کے احاطے میں خطاب فرمایا۔

آپ کی تقریر سے قبل محترم جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم اے پرنسپل کالج نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ صاحبزادہ صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ تک خدام کو ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے کہا کہ اگر ہمارے پاس واقعی ایک روشن شمع ہے تو اسکی روشنی کو نظر آنا چاہیئے۔ اور ہر شخص کو اس شمع کے نور اور اسکی روشنی کا احساس ہونا چاہیئے آپ نے ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کے متعلق اپنی تشویش کا اظہار کیا کہ اب ان میں پھیلاؤ رک گیا ہے اور اس کا تدارک ضروری ہے۔ اور یہ تدارک اس صورت میں ہی ہو سکتا ہے کہ ہر شخص احمدیت کے نور کے پھیلانے میں حصہ لے۔ اور اس میں ہمہ تن گوش ہو جائے۔

(پرنسپل ٹی۔ آئی انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں۔ ضلع سیالکوٹ)

وقف زندگی کی ایک نادر صورت

کئی مخلصین جو اپنے حالات سے مجبور ہوتے ہیں آہ بھر کر کہتے ہیں کہ کاش ہم بھی زندگی وقف کر کے سلسلہ احمدیہ کی خدمت کا شرف حاصل کرتے سو انہیں خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ وقف زندگی کے ثواب کے حصول کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک اور راہ بھی متعین فرمائی ہے۔ جو حسب ذیل ارشاد میں مذکور ہے۔ فرمایا

"دفتر دوم کے تمام لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لیں اس حکمت کے ماتحت دفتر دوم قائم کیا گیا ہے۔ جس میں ہر وقت انسان شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن اس ارادت کے ساتھ کہ وہ اپنے قدم پیچھے نہیں ہٹائے گا۔ گویا یہ بھی ایک قسم کا وقف ہے۔ جس میں ہر شخص یہ اقرار کرتا ہے کہ میری جان اور میرا مال اسلام کے لئے حاضر ہے"

اللہ تعالیٰ دفتر دوم کے جملہ مجاہدین کو وقف زندگی کی اس نادر صورت سے کما حقہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

زعماء انصار اللہ کی توجہ کیلئے
ماہ جولائی کا لائحہ عمل

جملہ مجالس انصار اللہ کے زعیم صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے وعدہ جات کے حصول کو زیادہ بہتر بنانے کے لئے مجالس انصار اللہ پر ذمہ داری ڈالی ہے۔ وقف جدید کے سال ہشتم پر اس وقت چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا ہے۔ آپ کوشش فرما دیں۔ کہ

- وہ دوست جنہوں نے گذشتہ چھ ماہ میں اپنے وعدے پورے نہ فرمائے ہوں وہ غیر معمولی جدوجہد کر کے ماہ جولائی میں اپنے بقایا جات کو پورا کریں۔
- ایسے دوست جو ابھی تک وعدہ کرنے کی سعادت سے محروم رہے ہوں ان سے اس مہینہ میں وعدہ جات لیئے جاویں۔ اور جہاں تک ممکن ہو کوشش کی جاوے کہ وہ ادائیگی بھی کر دیں۔
- ایسے دوست جن کا وعدہ اپنی حیثیت سے کم ہو ان کو تحریک کی جاوے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق وعدہ میں اضافہ فرما دیں۔
- زعما صاحبان اس امر کا بھی جائزہ لیں کہ آیا انکی جماعت کے تمام افراد کیا خدام اور کیا انصار سب اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں یا نہ

امراء صاحبان توجہ فرمائیں

نگران بورڈ نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ بغیر پردہ مخلوط تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کا علم حاصل کیا جائے اور انہیں مختلف ذرائع سے خصوصاً امراء جماعت کے ذریعہ سے سمجھایا جائے اس لئے امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ ایسی طالبات کے مکمل ایڈریس نے نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں اور اس بارہ میں خود بھی مؤثر کارروائی فرما دیں۔ لسٹیں جلد تیار کر کے بھجوائی جائیں اور جو کارروائی کی جائے اس کی اطلاع بھجوائی جائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے

"کالج کی لڑکیاں پردہ کر کے بیٹھیں اگر پردہ کے بغیر نہیں پڑھ سکتیں تو نہ پڑھیں حضرت عائشہ رضی کونسی ایم اے تھیں"

یہ رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کی بجائے نظارت تعلیم میں بھجوائی جائیں۔ کیونکہ یہ کام صدر انجمن احمدیہ نے نظارت تعلیم کے سپرد کیا ہے۔

(ناظر تعلیم)

اطفال الاحمدیہ کے پرچے

۱۵۰ مجالس میں سے اب تک صرف ۷۰ مجالس نے اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات کے جوابی پرچے بھجوائے ہیں۔ براہ کرم باقی مجالس بھی جلد از جلد پرچے مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو بھجوا دیں۔

(مہتمم اطفال)

تلاش

میرے خاوند میرزا البشیر احمد صاحب چغتائی ولد غلام محمد صاحب ساکن احمد نگر متصل ربوہ گذشتہ دو برس سے لاپتہ ہیں خیال ہے کہ وہ آجکل کراچی میں ہیں۔ لالو کھیت۔ لانڈھی ملیر اور صدر کراچی کے احباب ان کا پتہ لگائیں اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو مجھے اطلاع دیں میں بہت مشکلات میں ہوں اور پریشان ہوں۔

امۃ الرشید شوکت زوجہ میرزا البشیر احمد صاحب چغتائی
معرفت والدہ حمیدہ خانم دارالرحمت غربی ربوہ

(۲)

خاکسار ۱۹۴۲ء میں فوج میں بھرتی ہو کر برما چلا گیا تھا۔ اس وقت سے میں اپنے والدین اور عزیزوں اور رشتہ داروں سے بچھڑا ہوا ہوں۔ میرے والد صاحب کا نام جبرا حمد صاحب۔ بھائیوں کے نام سردار علی۔ فیض محمد علی اکبر اور علی احمد ہیں۔ فقیر محمد و ہدایت علی صاحبان میرے ماموں ہیں۔ سنا ہے کہ وہ پاکستان بننے کے بعد ضلع سیالکوٹ کے کسی مقام پر رہائش رکھتے تھے۔ اگر کسی دوست کو ان میں سے کسی کا علم ہو یا وہ خود یہ سطور پڑھیں تو مجھے ذیل کے پتے سے اطلاع دیں۔

نذیر احمد ڈرائیور برما والا۔ معرفت احمد برادرز لمیٹڈ
ڈائیلین ہاؤس ۳۲۵ خاتون گنج چاٹگام۔ مشرقی پاکستان

بچوں کا دینی نصاب

"کامیابی کی راہیں" دوبارہ چھپ گیا ہے۔ جو پہلے سے اچھا ہے۔ مگر قیمت وہی ۲/ روپے فی سیٹ۔ محصولڈاک علاوہ۔

مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب نگران بورڈ ان کتب کے متعلق فرماتے ہیں :-

"کتاب میں نے پڑھی ہے ماشاء اللہ بہت اچھی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے بچوں کے لئے زیادہ سے زیادہ نفع مند بنائے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے"

(مہتمم مال اطفال الاحمدیہ)

- یہ بھی کوشش کی جاوے کہ ناظم صاحب وقف جدید کی تحریک پر ایسے ہی استطاعت احباب جو کم از کم ایک ہزار روپیہ سالانہ کا وعدہ کر سکتے ہوں انکو ایک ہزار سالانہ مالی تحریک میں شامل کیا جاوے۔
- جو وعدہ جات اس کوشش کے نتیجہ میں حاصل ہوں اس سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو مطلع کیا جاوے
- کوشش کی جاوے کہ جماعت کے جملہ بالغ افراد اس تحریک میں شامل ہوں۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

قاہرہ ۸ جولائی۔ قاہرہ پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق یمن کے صدر سلال نے دارالحکومت صنعاء کا کنٹرول سنبھال لیا ہے اور ۱۳ افراد پر مشتمل ایک کابینہ بنائی ہے جس میں وہ خود وزیر اعظم ہیں۔ کابینہ میں ۱۱ فوجی اور دو غیر فوجی رکن شامل ہیں۔ انہوں نے مسٹر سیفی کو حکومت بنانے کی دعوت دی تھی۔ لیکن انہوں نے کابینہ بنانے سے انکار کر دیا مارشل سلال نے مسٹر سیفی سے کہا تھا کہ وہ کابینہ بنانے کے لئے مذاکرات شروع کر دیں اور اگر مسٹر نعمان اپنا استعفا واپس نہ لیں تو وہ کابینہ بنالیں۔

حیدرآباد ۸ جولائی۔ بھارتی وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے کہا ہے کہ ان کے لئے پاکستان کے خلاف اعلان جنگ انتہائی مشکل بات تھی۔ کوئی دوسرا ملک ہوتا تو اس امکان پر غور ہو سکتا تھا لیکن پاکستان سے لڑائی چھیڑنا خطرناک بات تھی۔ مسٹر شاستری حیدرآباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ سمجھوتہ کے نتیجہ میں پورے رن کچھ پر بھارت کا کنٹرول بحال ہو گیا ہے۔

مری ۸ جولائی۔ صدر ایوب آزاد کشمیر کا دورہ کریں گے۔ مری میں آزاد کشمیر کے صدر مسٹر عبدالحمید خان نے صدر ایوب سے ملاقات کی اور بات چیت کے دوران انہیں آزاد کشمیر کا دورہ کرنے کی دعوت دی جو انہوں نے منظور کر لی۔ دورے کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

راولپنڈی۔ قومی اسمبلی کا اجلاس آٹھ روز کی تعطیلات کے بعد پھر شروع ہو گیا۔ حکومت کی طرف سے ایوان میں پیش کئے گئے ان میں رشوت ستانی کے انسداد کے قوانین میں ترمیم کا بل بھی شامل ہے جس کے ذریعہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر کسی سرکاری ملازم کے پاس اتنی جائداد یا املاک ہو جو اس کی معلوم ذرائع آمدنی سے زائد ہو تو اسے مجرمانہ بد عنوانی کا مرتکب سمجھا جائے گا۔

یہ بل گورنروں کی کانفرنس کے فیصلے کے مطابق پیش کیا گیا ہے یاد رہے کہ گورنروں کی کانفرنس نے رشوت ستانی کے انسداد کے لئے مؤثر اقدامات کا فیصلہ کیا تھا۔

لندن۔ ۸ جولائی۔ برطانیہ کی لیبر حکومت کو مالیاتی بل پر بحث کے دوران تین بار شکست ہوئی اور وزیر اعظم ولسن نے مخالف کنزرویٹو پارٹی کے ارکان کے ہنگامے اور "استعفا دو۔ مستعفی ہو جاؤ" کے نعروں کے شور میں اعلان کیا کہ وہ استعفا دینے اور نئے انتخابات کرانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔

ولسن حکومت کو پہلی مرتبہ ۱۶۶ کے مقابلے میں ۱۸۰ ووٹوں سے شکست ہوئی اس کے بعد مخالفت میں آنے والے ووٹوں کی تعداد ۱۸۵ ہو گئی۔ تیسری مرتبہ ایوان کا اجلاس ملتوی کرانے کے سوال پر بھی یہی تناسب قائم رہا۔ لیبر حکومت کے خلاف کنزرویٹو پارٹی کی یہ پہلی واضح فتح ہے لیکن اس کے باوجود یہ سمجھا جا رہا ہے کہ ولسن کابینہ مستعفی نہیں ہو گی۔

قاہرہ۔ ۸ جولائی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی مصر ایئر کا ایک باربردار طیارہ قاہرہ سے دس میل دور مشرق میں گر کر تباہ ہو گیا غیر سرکاری اطلاع کے مطابق طیارہ میں ۲۹ افراد سوار تھے جن میں سے صرف ایک زندہ بچا ہے۔

راولپنڈی ۸ جولائی۔ قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران وزیر قانون سید محمد ظفر نے بتایا کہ مغربی پاکستان ہائی کورٹ میں ۱۰ ہزار مقدمات فیصلہ طلب پڑے ہیں مشرقی پاکستان ہائی کورٹ میں ایسے مقدمات کی تعداد بارہ ہزار ہے۔ وہ ڈاکٹر علیم کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے جس میں انہوں نے پوچھا تھا کہ مغربی پاکستان ہائی کورٹ میں مشرقی پاکستان ہائی کورٹ کی نسبت زیادہ جج کیوں ہیں؟

راولپنڈی ۸ جولائی۔ وزیر قانون مسٹر ایس ایم ظفر نے اسمبلی میں ضابطہ فوجداری ترمیم کے لئے ایک بل پیش کیا جس کا مقصد صدر مملکت گورنروں اور سرکاری افسروں کو ایسے بے بنیاد اور توہین آمیز بیانات سے محفوظ رکھنا ہے جو ان کی سرکاری سرگرمیوں کے سلسلہ میں دئے جاتے ہیں۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

جونیئر انجینئرز ٹیلیفون انڈسٹریز ہری پور

تنخواہ ۴۵۰-۵۰-۱۰۰۰ نیز ٹیکنیکل پے الاؤنس ۱۵۰ روپے
شرائط:۔ الیکٹریکل یا مکینیکل یا ٹیلی کمیونیکیشن انجینئرز۔
درخواستیں۔ بنام جنرل منیجر۔ (اپ۔ ٹ ۶۵/۷/۵)

۲۔ داخلہ بی کلاس اپرنٹس مکینکس

گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ لاہور۔ اسامیاں ۸۰ عرصہ ٹریننگ ۴ سال
وظیفہ -/۵۵ و -/۶۵ و -/۷۵ و -/۸۵ بالترتیب پہلے سے چوتھے سال تک
داخلہ بر بناء تحریری ٹسٹ انگریزی مضمون نویسی و ریاضی۔
شرائط۔ قریبی رشتہ دار ریلوے ملازم میٹرک (ڈرائنگ و ریاضی) عمر ۶۵/۹/۱۵ کو ۱۵ تا ۲۵
درخواستیں۔ مجوزہ فارم شامل پراسپیکٹس میں بنام چیف پرسانل آفیسر پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور ۶۵/۷/۳۱ تک۔ (پ ٹ ۶۵/۷/۳)

۳۔ داخلہ کالج آف اینیمل ہسبنڈری لاہور۔

پانچ سالہ کورس انٹرویو ۶۵/۹/۲۰۔ شرائط میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن
درخواستیں مع پاسپورٹ سائز فوٹو و مصدقہ نقل سرٹیفکیٹ میٹرک ۶۵/۸/۱۶ تک
فارم دفتر کالج سے ۸ آنے میں یا ۸ آنے کا پوسٹل بھیج کر واپسی لفافہ میں۔ (پ ٹ ۶۵/۷/۴)

۴۔ پاکستانی انسٹی ٹیوٹ آف انڈسٹریل اکاؤنٹس۔

ایوننگ کوچنگ کلاسز برائے اے پی آئی اے (A.P.I.A) ۶۵/۹/۱ سے
کراچی ڈھاکہ چٹاگانگ۔ حیدرآباد۔ لاہور۔ راولپنڈی اور واہ میں۔
کورسز۔ (۱) ایلمنٹری۔ (۲) انٹرمیڈیٹ (۳) فائنل۔
شرائط۔ (۱) انٹرمیڈیٹ (۲) میٹرک سہ سالہ تجربہ اکاؤنٹنگ۔
نیشنل ہیڈکوارٹرز پی آئی اے کراچی یا پرنسپل سندھ کالج یا پرنسپل ہیلی کالج آف کامرس۔ لاہور یا راولپنڈی۔ واہ۔ ڈھاکہ چٹاگانگ کے دفاتر سے رابطہ قائم ہو۔ (پ ٹ ۶۵/۷/۴)

۵۔ پاکستان ایئر فورس۔

شرائط۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ غیر شادی شدہ عمر ۶۶/۲/۱۵ کو ۱۶ تا ۲۲
انٹرویو پی اے ایف کے دفاتر کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ کوئٹہ وغیرہ میں ۶۵/۹/۱۵ تک (پ ٹ ۶۵/۷/۵)

۶۔ نفیلڈ فاؤنڈیشن پاکستان ایڈوائزری کمیٹی کراچی۔

یک سالہ تین فیلوشپس ۶۷-۱۹۶۶ء (۱) میڈیسن و ڈینٹسٹری (۲) نیچرل سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی۔ (۳) ہیومینٹیز و سوشل سائنسز۔
یہ فیلوشپس فاؤنڈیشن کے ٹرسٹیز مقیم لندن بنا بر سفارش ایڈوائزری کمیٹی مقیم پاکستان دیں گے۔
اغراض۔ یوکے میں بطور سکالر یا لیکچرر تجربہ و ٹریننگ حاصل کرنا۔
(۲) دیگر سکالرز کے ساتھ رابطہ
(۳) پاکستان میں سینئر ریسرچ و تدریسی اسامیوں کے لئے تیار ہونا۔
مالیت اوارڈ -/۱۶۴۰ پونڈ برائے مجرد -/۲۰۰۰ برائے شادی شدہ نیز کرایہ بحری آمد و رفت۔ فارم درخواست و تفصیلات سیکرٹری نفیلڈ فاؤنڈیشن پاکستان ایڈوائزری کمیٹی۔ پی او بکس ۴۶۱ کراچی سے واپسی لفافہ بھیج کر طلب ہو۔ مکمل درخواست ۶۵/۹/۳۰ تک بنام سیکرٹری۔ (پ ٹ ۶۵/۷/۲)

(ناظر تعلیم ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

تریاق اٹھرا علاج اٹھرا کے لئے۔ نور نظر اولاد نرینہ کے لئے مکمل کورس پندرہ روپے
مکمل کورس ۱۵/ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ہمیشہ یہ دعا کرتے رہو کہ ہم سے ایسی غلطیاں سرزد نہ ہوں جو پہلوں سے سرزد ہوئیں

اگر شرافت نفس ہو تو چھوٹی سے چھوٹی سزا بھی انسان کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"پھر فرماتا ہے ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا غرض مومن یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہم پر اس طرح ذمہ داری نہ ڈالیو جس طرح تو نے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں ڈالی تھی۔ اصراً کے ایک معنے چونکہ گناہ کے ہیں اس لئے اس دعا کا ایک مفہوم یہ ہے کہ اے خدا تو ہم پر اس طرح گناہ نہ ڈال جس طرح تو نے پہلی قوموں پر ڈالا یعنی ہمیں ان اعمال سے اپنے فضل سے محفوظ رکھ جن کے نتیجہ میں ہماری طرف گناہ منسوب ہوں۔ اور دنیا میں ہمیں ظالم اور روسیاہ قرار دیا جائے اور طرح طرح کے عیوب ہماری طرف منسوب کئے جائیں۔ جیسے کہ پہلی قوموں کے ساتھ ہوا۔

اصراً کے دوسرے معنے عہد کے ہیں اس لحاظ سے لا تحمل علینا اصرا کے معنے یہ ہیں کہ الٰہی ہم سے کوئی ایسا عہد نہ لیجیو جس کو توڑ کر ہم تیری سزا کے مستوجب ہوں جس طرح پہلی قومیں سزا کی مستوجب ہوئیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر عہد لینا بری چیز تھی۔ تو پھر دوسری امتوں سے کیوں لئے گئے اور اگر اچھی چیز ہے تو اس امت سے کیوں نہ لیا جائے بلکہ اس کے کامل امت ہونے کی وجہ سے تو ضروری ہے کہ اس کے ہر فرد سے عہد لیا جائے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ لا تحمل علینا اصرا کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ ہم سے کوئی عہد ہی نہ لیا جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اے ہمارے رب آپ ہم سے جو عہد لیں اس کے متعلق ہمیں توفیق بھی عطا فرمائیں کہ ہم اس کے مطابق عمل کریں اور پہلی قوموں کی طرح عہد شکن اور غدار قرار نہ پائیں۔ گویا یہ دعا عہد سے بچنے کے لئے نہیں بلکہ عہد کی ذمہ داریوں پر احسن طریق عمل پیرا ہونے کے لئے ہے۔

(۳) اصراً کے ایک معنے بوجھ کے بھی ہیں۔ اس لحاظ سے اس کے معنے یہ ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر بوجھ ڈالا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ ہمیں اتنی نمازیں پڑھنے کو نہ بتا کہ جو ہم پڑھ نہ سکیں کیونکہ خدا تعالیٰ پہلے ہی فرما چکا ہے کہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا خدا تعالیٰ کی طرف سے جو حکم آتے ہیں وہ انسان کی طاقت اور اس کی توفیق کے مطابق ہوتے ہیں۔ پس اس کے یہ معنے نہیں بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ بعض جرائم کی بناء پر پہلے لوگوں کے لئے جو سزائیں نازل کی گئی تھیں وہ سزائیں ہم پر نازل نہ ہوں اور ہم سے وہ غلطیاں سرزد نہ ہوں جو پہلے لوگوں سے سرزد ہوئیں۔ اور جن کی وجہ سے وہ تباہ کر دیئے گئے۔ انہوں نے تیری نافرمانیاں کیں اور تیرے احکام کے خلاف انہوں نے قدم اٹھایا جس کی وجہ سے ان پر ایسی حکومتیں مسلط ہوئیں اور ایسے قوانین ان کے لئے مقرر کر دیئے گئے جو ان کے لئے ناقابل برداشت تھے تو ہمیں اپنے فضل سے ایسے مقام پر کھڑا کیجیو کہ ہم سے ایسی خطائیں سرزد نہ ہوں اور ہمیں ایسی سزائیں نہ ملیں جو ہمارے نفس کی طاقت برداشت سے باہر ہوں اس کے یہ معنے نہیں کہ نفس کی طاقت برداشت کے مطابق اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی سزا ملے تو اس میں کوئی حرج نہیں اصل بات یہ ہے کہ ہر روحانی سزا انسان کی برداشت سے باہر ہوتی ہے یہ انسان کی رذالت ہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ ایسی سزا کو برداشت کر لیتا ہے ورنہ اگر شرافت نفس ہو تو چھوٹی سے چھوٹی سزا بھی انسان کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے چنانچہ دیکھ لو جب کسی کو دوسرے سے محبت ہوتی ہے تو اس کی معمولی سی ناراضگی کو دیکھ کر ہی اس کا دل بے چین ہو جاتا ہے بعض دفعہ کہتا ہے اس نے اپنی آنکھیں میری طرف نہیں پھیریں بعض دفعہ کہتا ہے اس نے مجھ سے اچھی باتیں نہیں کیں۔ بعض دفعہ کہتا ہے اس نے مجھ سے باتیں تو کیں مگر ان میں بشاشت معلوم نہیں ہوتی تھی۔ اور اس بات کا اس کی طبیعت پر اتنا بوجھ پڑتا ہے کہ وہ غمگین ہو جاتا ہے پس اس سے یہ مراد نہیں کہ ہمیں بڑی سزا نہ دیجیو۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہمیں کوئی سزا دیجیو ہی نہیں نہ چھوٹی نہ بڑی۔

(تفسیر سورہ بقرہ ۶۵۸)

ہندوستان رن کچھ کے سمجھوتے سے منحرف ہو گیا

شاستری کی طرف سے ثالثی کی اہم شرط ماننے سے انکار

ناگپور ۹ جولائی۔ ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے کہا ہے کہ رن کچھ کے سرحدی جھگڑے کے سلسلے میں وزارتی مذاکرات کی ناکامی کی صورت میں ٹربیونل کی ثالثی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان رن کچھ کے معاملہ میں عارضی جنگ بندی کے سمجھوتے کے تحت ٹربیونل ان شہادتوں اور دستاویزات پر غور کرے گا جو اس کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ مگر وہ ثالثی نہیں کرے گا۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ سمجھوتہ میں ایسی کوئی شرط نہیں جس کے تحت ٹربیونل کو ثالثی کا اختیار دیا گیا ہو۔

کراچی کے سیاسی حلقوں نے مسٹر شاستری کے اس بیان پر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ رن کچھ کے جھگڑے میں ثالثی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا انہوں نے کہا کہ سمجھوتہ کی دفعہ ۳ میں واضح طور پر یہ بات کہی گئی ہے کہ اگر وزارتی مذاکرات شروع ہونے کے دو ماہ کے اندر سمجھوتہ نہ ہوا تو پھر ٹربیونل قائم کیا جائے گا۔ دونوں حکومتیں ٹربیونل کے فیصلہ کی پابند ہوں گی۔ اور کسی بھی عذر کی بنا پر ٹربیونل کے فیصلہ کو چیلنج نہیں کیا جائے گا۔

ٹربیونل کو اپنے فیصلہ پر عمل درآمد کرنے کے لئے ضروری انتظامات کا اختیار بھی دیا گیا ہے۔

قومی اسمبلی نے چھ آرڈیننسوں کی منظوری دے دی

ایوب ہال ۹ جولائی۔ قومی اسمبلی نے کل چھ آرڈیننسوں کی منظوری دی۔ تین آرڈیننس خاص بحث کے بغیر منظور کر لئے گئے۔ حزب اختلاف نے لازمی سروسز اور قومی سرمایہ کاری ٹرسٹ کے ترمیمی آرڈیننسوں پر کڑی نکتہ چینی کی۔

ملک کا دفاع چاق و چوبند نوجوانوں کے ہاتھ میں ہے

راولپنڈی ۹ جولائی۔ دفاع کے پارلیمانی سیکرٹری ملک محمد قاسم نے قومی اسمبلی میں کہا کہ ملک کا دفاع بہت مضبوط ہے اور ملکی سرحدوں کی حفاظت بڑے چاق و چوبند اور چوکس جوانوں کے ہاتھ میں ہے اس لئے کسی قسم کا خوف و خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہیئے۔

انہوں نے وقفہ سوالات کے دوران بیگم ہاشم الدین احمد کے سوال کے جواب میں کہا کہ ملکی دفاع مفاد عامہ کے سبب یہاں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ لیکن انہیں یقین دلایا کہ حکومت ملک کے دفاع کے لئے جو اقدامات کر رہی ہے۔ وہ بڑے مؤثر اور مضبوط ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن کے جناب ابوالقاسم کے سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت ملکی دفاع کے لئے مناسب اقدامات کر رہی ہے۔ اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ ملک جو اب تک پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا۔ پاکستان کی علاقائی سالمیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکا۔

ح ڈنرا ۵۲۵۲